OPEN ACCESS: Al-Aijaz Research Journal of Islamic Studies & Humanities
ISSN (ONLINE): 2707-1219 & ISSN (PRINT): 2707-1200
http://www.arjish.com
DOI: https://doi.org/10.53575/u7.v6.02(22)64-74

عہد صدیقی اور عہد عثمانی میں تدوین قرآن کا طریقہ کار۔ایک تقابلی جائزہ

The Method of Compiling the Qur'an in The Siddiqui Era and The Usmani Era: A Comparative Review

PROF. DR. MATLOOB AHMAD
Dean Faculty of Arts and Social Sciences, The University of Faisalabad.

MUHAMMAD QASIM
Doctoral Candidate Islamic Studies, The University of Faisalabad.

DR. UZMA BEGUM
Principal Govt. Girls Post Graduate College Khrick Rawalakot AJK.
Email: druzma2017@gmail.com

Received on: 08-04-2022 Accepted on: 22-05-2022

Abstract

One of the most distinguishing characteristics of Islam is the fact that the Holy Qur'an, has existed unaltered in its entirety for over fourteen hundred years. some people find this fact hard to believe and several have tried to prove the contrary. However, a close examination of the Qur'an and the process through which it has been preserved clearly shows that the claim about the Qur'an's authenticity is correct beyond doubt. The Holy Quran refers to the oral revelation of the kalamullah to prophet Muhammad and its subsequent written compilation into a manuscript. The revelation of the Quran began, when the angel Jibrīl appeared to Muhammad in the cave of Hira near Mecca, reciting to him the first verses of Sura al-`Alaq. first stage of compilation of Quran occurred during the life of the Prophet Muhammad. In this stage, the arrangement and order of the chapters and verses were specified by the Prophet Muhammad and the text was written down. However, at this stage, the Qur'an was not compiled into a single book, The Quran as it is known in the present days, was second time compiled into a book format during the caliphate of Abu Bakr. He asked Zayd Bin Thabit (RAA) to chair the commission that was formed to compile the Qur'an. Once the whole text of Quran was collected and compiled by the commission carefully. A serious issue related to the recitation of the Qur'an surfaced during the era of the third Caliph Uthman. Caliph Uthman ordered a commission That was again chaired by Zaid ibn Thabit to prepare a written text according to the pronunciation of the natives of Hejaz. The commission prepared the text accordingly and then several copies were made and sent to different parts of the Islamic state. Due to the work of Abu Bakr and Uthman, the holy Quran became the safest book. It was remembered by millions of people and millions of copies of the Quran have been made but there is not a difference of a single word in any Quran.

Keywords: Quran, *Abu Bakr,* Uthman

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی آخری آسمانی کتاب ہے۔ خود قرآن مجید نے اپنے اعجاز اور لاریب ہونے کا دعویٰ کیا ہے لیکن دنیا میں بہت سے مستشرقین اور غیر مسلموں نے خود پر اعتراض کیا ہے کہ قرآن کو تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جمع کر کے ایک کتاب اللہ کی شکل دی ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ قرآن مجید خود رسول پاک ﷺ کے زمانہ میں لکھا جا چکا تھا۔ جب کوئی آیت یا قرآن کا حصہ نازل ہوتا تو رسول پاک ﷺ خود حکم دیتے کہ اس آیت کو فلاں مقام پر رکھو جیسا کہ امام ترمذی روایت کرتے ہیں:

''عن عثمان کان رسول اللہ لما یاتی علیہ الزمان، وھو تنزل علیہ السور ذوات العدد فکان اذا نزل علیہ الشئی دعا بعض من کان یکتب فیقول صغوا ھولاء الایات فی السورۃ التی یذکر فیھا کذا کذا واذا انزلت الایۃ فیقول صغوا ھذہ الایۃ فی السورۃ التی یذکر فیھا کذا وکذا''(1)

''حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول پاک ﷺ پر ایسا بھی وقت آتا تھا جب کثرت کے ساتھ آپ پر قرآنی سورتیں نازل ہوا کرتی تھیں۔ جب آپ پر کوئی بھی قرآن کا حصہ نازل ہوتا تو آپ قرآن کے بعض کاتبین کو بلاتے اور کہتے کہ ان آیات کو فلاں سورۃ میں لکھو اور جب آیت نازل ہوتی تو فرماتے اس آیت کو فلاں سورۃ میں لکھو جس میں ایسے ایسے ذکر ہوا ہے۔''

رسول پاک ﷺ نے اپنے اصحاب میں بہترین اور نمایاں صحابہ کرام کو کتابت قرآن پر مامور کیا ہوا تھا۔ ان میں ابو بک رضی اللہ عنہ ر، عمر رضی اللہ عنہ، عثمان رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ، ابان بن سعید رضی اللہ عنہ، خالد بن ولید رضی اللہ عنہ، ابی بن کعب رضی اللہ عنہ، زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اور ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ نے بہت شہرت حاصل کی ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہ قرآن مجید حفظ بھی کرتے تھے اور ساتھ ساتھ لکھتے بھی تھے،۔ پھر نبی پاک ﷺ کی بارگاہ میں پیش کرتے تھے۔ لیکن قرآن مجید نبی پاک ﷺ کے زمانہ میں ایک مصحف یعنی کتابی شکل میں جمع نہیں ہوا ہے۔ عہد نبوی میں قرآن کو مصحف واحد میں جمع نہ ہونے کی وجہ امام زرکشی فرماتے ہیں:

''عہد نبوت میں قرآن کو مصحف میں اس لیے جمع نہیں کیا گیا اور قرآن کی کتابت کو مؤخر کیا گیا تاکہ نبی پاک ﷺ کی وفات تک نزول قرآن مکمل ہو سکے۔''(2)

رسول پاک ﷺ اس دنیا سے چلے گئے اس حال میں صحابہ کرام نے پورا قرآن مجید حفظ کیا ہوا تھا اور ساتھ مختلف چیزوں پر قرآن ٹکڑے ٹکڑے لکھا ہوا بھی تھا اور ان میں بعض صحابہ کرام کے پاس منسوخ التلاوۃ قرآن مجید کی بھی کتابت تھی۔ بعض صحابہ کرام کے پاس خبر واحد سے ثابت شدہ بھی قرآن تھا اور کچھ صحابہ کرام کے پاس غیر مرتب قرآن بھی تھا۔ لیکن عہد نبوی میں قرآن کو ''مصحف واحد'' میں جمع نہیں کیا گیا۔ عہد نبوی میں قرآن کو ایک کتابی شکل میں جمع نہ کرنے کے درج ذیل اسباب ہیں:

1۔ عہد نبوی میں جمع قرآن کی کوئی خاص ضرورت ہی نہیں تھی۔ ایک طرف تو قرآن کے شارح اول یعنی نبی پاک ﷺ موجود تھے اور اکثر صحابہ رضی اللہ عنہ کو عربوں کی طرح حفظ قرآن پر بہت ہی بھروسہ تھا۔ جب کسی آیت کو یاد کرنے کی نوبت آتی تو سیدھے بارگاہ نبوی ﷺ سے پوچھ لیتے تھے۔

2۔ قرآن مجید 23 سال میں تھوڑا تھوڑا نازل ہوا ہے اور محض اس لیے قرآن کو ایک مصحف میں جمع نہیں کیا گیا۔ کیونکہ قرآن میں بعض آیات کے منسوخ ہونے اور تلاوت کے متروک ہونے کا بھی سلسلہ جاری تھا۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ متروک التلاوۃ آیات بھی قرآن میں لکھ دی

جائیں۔

3۔کتابت کے سامان کی بھی کمی تھی۔ نیز بہت سی آیات حسب ضرورت نازل ہوتی تھیں۔اگران کو لکھ بھی دیا جاتا تو پھر بھی کتابت ثانی کی ضرورت پیش آتی کیونکہ نزول قرآن میں ترتیب نزولی کا لحاظ نہیں رکھا گیا ہے۔

رسول اکرم ﷺ کا وصال ہوا اور قرآن مجید مکمل کا مکمل صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کے پاس محفوظ بھی تھا اور مکتوب بھی تھا۔جیسا کہ امام ابو داؤد نقل کرتے ہیں:

''ولم ینقل الرسول الٰی رفیقه الاعلٰی الا والقرآن کله کان مکتوباً، مرتب الآیات فی سورها، غیر انه لم یکن مرتب السور، ولا مجموعاً فی مصحف واحدٍ، ولا موجوداً فی مکان واحدٍ، بل کان مفرقاٍ لدی الصحابة، کان ذلک لما کان یتوقع من نزول ناسخ لآیة حکماً او تلاوة''(3)

''رسول پاک ﷺ کے انتقال کرنے تک قرآن مکمل کا مکمل لکھا ہوا تھا۔سورتوں میں آیات کی ترتیب تھی لیکن سورتوں کے مابین ترتیب نہیں تھی۔ مصحف واحد کی شکل میں نہیں تھا اور نہ ہی ایک جگہ پر رکھا ہوا تھا۔بلکہ متفرق طور پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا کیونکہ قرآن مجید میں نزول قرآن کی وجہ سے آیت کے منسوخ ہونے کا بھی احتمال تھا۔''

نبی پاک ﷺ کے بعد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ 4 کو خلیفہ بنایا گیا تو انہوں نے باقاعدہ طور پر قرآن مجید کو باضابطہ طور پر ایک کتابی شکل یا مصحف واحد میں جمع کیا۔

عہد صدیقی میں جمع قرآن کا سبب:

جب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خلافت اسلامیہ کی ذمہ داریاں سنبھالیں تو اس وقت حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے لیے بہت سے خطرات تھے۔عرب میں مرتدین نے اسلام کا انکار کر دیا۔کئی لوگوں نے نبوت کا دعویٰ کر دیا۔بہت سے لوگوں نے زکوٰۃ کا انکار کر دیا۔یہ خطرات اسلام کے لئے بڑا چیلنج تھے۔تو ان حالات میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان سب کے خلاف علم جہاد بلند کیا۔ مرتدین، منکرین زکوٰۃ اور نبوت کے جھوٹے دعوے داروں کے خلاف مسلسل کئی جنگیں لڑی گئیں۔ان جنگوں میں سے ایک جنگ، جنگ یمامہ 5 بھی لڑی گئی ہے۔جنگ یمامہ میں بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے شرکت کی ہے اور ان میں سے ستر حفاظ اور قاری صحابہ شہید ہوئے ہیں۔6اس جنگ کے نتیجہ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہ میں سے خصوصاً حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو تشویش لاحق ہوئی کہ اگر اس طرح جنگوں میں حفاظ صحابہ کرام رضی اللہ عنہ شہید ہوتے رہے تو ہو سکتا ہے کہ قرآن مجید کا بہت سا حصہ ہمارے ہاتھوں سے چلا نہ جائے۔اسی خطرہ کے پیش نظر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو بکر صدی رضی اللہ عنہ ق سے جمع قرآن کے سلسلہ میں ایک خصوصی ملاقات اور مشاورت کی۔اس ملاقات کا احوال امام بخاری نے حضرت زید بن ثاب رضی اللہ عنہ ت کی زبانی یوں بیان کیا ہے:

''ارسل الی ابوبکر مقتل اهل الیمامة وعنده عمر فقال ابوبکر ان عمرا ثانی فقال ان القتل قد استحر یوم الیمامه بالناس وانی اخشی ان یستحر القتل بالقراء فی المواطن فیذهب کثیر من القرآن الا ان تجمعوه وانی لاریٰ ان تجمع القرآن قال ابوبکر قلت لعمر کیف افعل شیئًا لم یفعله رسول اللهﷺ فقال عمر هو والله خیر فلم یزل عمر یراجعنی فیه حتّٰی شرح الله لذلک صدری ورایت الذی رایٰ عمر قال زید بن ثابت وعمر عنده جالس لا یتکلم فقال ابوبکر انک رجل شباب عاقل ولانتهک

کنت تکتب الوحی لرسول اللہ فتتبع القرآن فاجمعہ فواللہ لو کلفنی نقل حیل من الجبال ما کان اثقل علیَّ مما امرنی بہ من جمع القرآن''(7)

''حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اہل یمامہ کے قتل ہونے کے موقع پر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مجھے بلایا۔ جب میں گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی ان کے پاس موجود تھے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے ہیں اور مجھ سے کہا ہے کہ جنگ یمامہ میں مقتولین کی تعداد زیادہ ہو گئی ہے اور مختلف علاقوں کے حفاظ کثرت کے ساتھ شہید ہو رہے ہیں اور مجھے خطرہ ہے کہ ان حفاظ کے شہید ہونے کی وجہ سے کہیں قرآن کا بہت بڑا حصہ ہم سے چلا نہ جائے۔ لہٰذا میرا خیال ہے کہ قرآن کو ایک کتابی شکل میں جمع کیا جائے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کہا ہے کہ وہ کام میں کیسے کروں؟ جو خود رسول پاک ﷺ نے نہیں کیا ہے۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے خدا کی قسم! یہ نیکی کا کام ہے اور اسی بات کو حضرت عمر بار بار دہراتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے میرے سینہ کو کھول دیا اور میں بھی وہی دیکھ رہا ہوں جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دیکھا ہے۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس دوران حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیٹھے رہے کوئی گفتگو نہیں کی۔ جس پر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ بولے بے شک تم ایک نوجوان اور عقل مند شخص ہو اور تم رسول پاک ﷺ کے زمانہ میں وحی لکھتے تھے۔ لہٰذا تم قرآن کو تلاش کرو اور جمع کرو۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: خدا کی قسم! جمع قرآن کا کام مجھ پر بڑے پہاڑ کے اٹھانے سے بھی بھاری تھا۔''

جمع قرآن کی ذمہ داری:

جیسا کہ ماقبل حدیث سے معلوم ہوا ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جمع قرآن کی ذمہ داری حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے سپرد کی۔ لیکن بعض روایات سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے ساتھ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی تھے۔

''عن ھشام بن عروۃ عن ابیہ قال لما استحر القتل بالقراء یومئذٍ فرق ابوبکر علی القرآن ان یضیع فقال لعمر بن الخطاب ولزید بن ثابت اقعدا علٰی باب المسجد فمن جاءکما بشاھدین علٰی شئ من کتاب اللہ فاکتباہ''(8)

''حضرت ہشام بن عروہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں جب قراء کے قتل میں شدت آئی تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو قرآن کے ضائع ہونے کا خطرہ پیدا ہوا۔ جس پر انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے کہا کہ مسجد نبوی کے دروازہ پر بیٹھ جاؤ۔ جو کتاب اللہ میں سے کوئی حصہ دو گواہ لے کر آئے تو اس کو لکھ لو۔''

لیکن عمومی علماء کا قول یہی ہے کہ جمع قرآن کی ذمہ داری صرف حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے سپرد ہی کی گئی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کے ساتھ شامل نہیں تھے۔

حضرت زید رضی اللہ عنہ کا مکمل نام زید بن ثابت الضحاک الانصاری الخزرجی ہے۔ مدینہ میں پیدا ہوئے ہیں۔ لیکن مکہ میں پرورش پائی ہے۔ چھ سال کی عمر میں ان کے والد کو قتل کر دیا گیا تھا۔ گیارہ سال کی عمر میں ہجرت مدینہ کی۔ 17 دن سریانی زبان سیکھتے رہے ہیں۔ رسول پاک ﷺ کے زمانہ میں قرآن مجید مکمل یاد تھا اور وحی کے کاتب بھی تھے۔ صدق اور امانت میں شہرت رکھتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت

عمر رضی اللہ عنہ، عثمان رضی اللہ عنہ، اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں قاضی اور مفتی بھی رہے ہیں۔ جب 45ھ کو وفات ہوئی تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا:

''الیوم مات حبر ھذہ الامة وعسی اللہ ان یجعل فی ابن عباس منه خلفاً''(9)

''آج کے دن اس امت کے حبر فوت ہوگئے ہیں۔ امید ہے اللہ تعالیٰ ان کے بعد ابن عباس رضی اللہ عنہ کو ان کا خلیفہ بنادے گا۔''

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا جمع قرآن کے لیے تقرر اس لیے کیا تھا کیونکہ اولاً وہ لکھنا پڑھنا جانتے تھے۔ نیز حافظ قرآن بھی تھے،۔ رسول اکرم ﷺ کو ان پر اعتماد بھی تھا۔ وحی کے کاتب ہونے کے ساتھ ساتھ حفظ، امانت، ورع اور تقویٰ میں بھی اپنی مثال آپ تھے۔ جمع قرآن کے لیے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے زیادہ مناسب شخص کوئی نہیں تھا۔ اس وجہ سے ان کو یہ ذمہ داری حضرت ابو بکر نے سونپی تھی۔

جمع قرآن کا طریقہ کار:

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے جمع قرآن کے سلسلہ میں بہت ہی احتیاط سے کام لیا ہے۔ ان ستر حفاظ کے علاوہ دیگر سینکڑوں قرآن کے حفاظ بھی تھے۔ ایک طریقہ تو یہ تھا کہ ان سب حفاظ کو ایک جگہ پر جمع کر کے اور جماعت بنا کر قرآن لکھا جا سکتا تھا۔ لیکن حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیک وقت ان تمام ذرائع سے قرآنی حصوں، آیات اور سورتوں کی تصدیق نہ کرتے۔ جب تک اس کے متواتر ہونے کی نہ صرف زبانی یا تحریری شہادت ہوتی بلکہ ساتھ دو عادل گواہوں کا بھی ہونا ضروری تھا۔ جیسا کہ ابن ابی داؤد نے نقل کیا ہے کہ:

''حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے فرمایا: جس کے پاس بھی قرآن کا وہ حصہ ہے جو اس نے رسول پاک ﷺ سے حاصل کیا ہو۔ وہ ہمارے پاس لے کر آئے اور صحابہ کرام نے انفرادی طور پر صحف، تختیوں اور پارچوں پر قرآن لکھا ہوا تھا اور یہ بھی کہا کہ اس وقت تک کوئی چیز قبول نہیں کی جائے گی جب تک وہ پیش کرنے والا اس پر دو گواہ بھی پیش نہ کرے''(10)

چونکہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے سامنے جمع قرآن کے دو بنیادی اہم مصدر تھے جو کہ درج ذیل ہیں۔

1۔ کتابی نسخے جو رسول پاک ﷺ نے خود لکھوائے یا صحابہ کرام نے اپنے طور پر لکھے جبکہ حضرت زید رضی اللہ عنہ خود بھی کاتب وحی تھے۔

2۔ اکثر صحابہ کرام کو قرآن مکمل حفظ تھا اور بعض صحابہ کو قرآن کا کچھ حصہ یاد تھا۔

لہٰذا یہ دونوں مصدر تواتر کو ثابت کرنے کے لیے ناکافی تھے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے دو گواہوں کی بھی شرط لگادی تاکہ قرآن کی روایات کا سلسلہ تواتر کو جا پہنچے۔ چنانچہ یہ اعلان کر دیا گیا کہ جس شخص کے پاس قرآن کی کوئی آیت لکھی ہوئی ہے وہ حضرت زید رضی اللہ عنہ کے پاس لے کر آئے۔ 11 جب کوئی شخص آیت لے کر آتا تو اس آیت کی درج ذیل طریقوں سے تصدیق کی جاتی تھی۔

1۔ سب سے پہلے حضرت زید رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ خود اپنی یاداشت سے اس کی توثیق کرتے تھے۔ کیونکہ دونوں صحابی حافظ قرآن بھی تھے اور کاتب وحی بھی تھے۔ یہی وجہ ہے کہ بعض کتب حدیث میں آیات قرآنی کو جمع کرنے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا نام بھی آیا ہے۔ لہٰذا حضرت زید رضی اللہ عنہ خود بھی توثیق کرتے اور ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی توثیق کرتے تھے۔

2۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ کی اپنی توثیق و تصدیق تو ان کی اپنی ذات کی حد تک تو تسلی بخش تھی۔ لیکن تواتر کو ثابت کرنے کے لئے دو گواہوں کی شرط بھی لگائی گئی تھی۔ لہٰذا لکھی ہوئی تحریر پر دو گواہ لازمی تھے اور علامہ سخاوی نے لکھا ہے دو گواہوں کی گواہی اس بات پر تھی

کہ یہ تحریر رسول پاک ﷺ کے سامنے لکھی گئی تھی یا یہ قرآن کا حصہ ان سات قرأتوں میں سے ہے۔ جن پر قرآن نازل ہوا ہے۔(12)
3۔آخری تصدیق کا مرحلہ یہ بھی تھا کہ ان لکھی ہوئی آیات کو حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کے ان مجموعوں کے ساتھ بھی ملایا جاتا تھا جو انفرادی طور پر تیار کیے گئے تھے۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا جمع قرآن کا درج بالا طریقہ ذہن میں ہو تو پھر حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ والی روایت کہ ان کے پاس کوئی گواہ نہیں تھا لیکن اس کے باوجود بھی ان کے اپنے قول کو دو گواہوں کے برابر قرار دے کر آیت ''لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ''13 کو شامل کر دیا گیا۔14اگر اس آیت پر حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ کے پاس کوئی گواہ نہیں تھا۔اس وجہ یہ تھی کہ شارع علیہ السلام نے حضرت خزیمہ کی انفرادی شہادت کو دو مردوں کے برابر کر دیا تھا۔شاید یہ بھی ہو سکتا ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اپنی طرف سے کسی دیگر طریقے شہادت حاصل کی۔ جن کی روشنی میں انہوں نے درج بالا آیت کی شہادت پر اطمینان کا اظہار کیا ہو گا۔

عہد نبوی و عہد صدیقی میں سامان کی کتابت:

عہد نبوی میں سامان کتابت آج کے زمانہ کی طرح وافر مقدار میں نہیں تھا۔کتابت کے وسائل بہت ہی کم میسر تھے۔ نبی پاک ﷺ کے زمانہ میں جن چیزوں پر قرآن لکھا گیا تھا وہ درج ذیل ہیں:

1۔الخلاف 2۔الرقاع 3۔الاضلاع 4۔الاکتاف 5۔ قطع الادیم
6۔القضم 7۔الظرر 8۔القراطیس 9۔الصحف 10۔الکرانیف

1۔العسب: جمع ہے عسیب کی۔ کھجور کی ٹہنی کو کہا جاتا ہے۔ ٹہنی کے ارد گرد پتے اتار دیتے ہیں اور پھر اس کی ایک طرف پر لکھائی کی جاتی تھی۔(15)
2۔الخلاف: ل کے کسرہ کے ساتھ،لخفية کی جمع ہے،اس سے صاف پتھر مراد ہیں۔(16)
3۔الرقاع: رقعۃ کی جمع ہے۔ ورق یا کاغذ کو کہا جاتا ہے۔(17)
4۔الاضلاع: ضلع کی جمع ہے۔وھی عظام الجنین(18) جانوروں کی پسلیوں کو کہا جاتا ہے۔
5۔الاکتاف: کَتِفٌ کی جمع ہے۔اس سے مراد حیوانوں کے شانے ہیں۔خشک ہونے پر ان پر تحریر کی جاتی تھیں۔(19)
6۔الاقتاب: قتب کی جمع ہے۔اس سے مراد وہ لکڑی ہے جو اونٹ کے اوپر سواری کرنے کے لیے رکھی جاتی ہے۔(20)
7۔ قطع الادیم: جانور کی رنگ شدہ کھال کو کہا جاتا ہے۔(21)
8۔القضم: اس سے مراد سفید کھال ہے جس پر لکھائی کی جاتی تھی۔(22)
9۔الظرر: حجر له حد کحد السکین(23) تیز دھاری دھار پتھر مراد ہے۔ جیسے چھری تیز ہوتی ہے۔

نبی پاک ﷺ کے زمانہ میں قرآن مجید درج بالا اشیاء پر محفوظ تھا۔ لیکن جلال الدین سیوطیؒ نے لکھا ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں قرآن اوراق پر جمع کیا گیا تھا۔ فرماتے ہیں:

''حتٰی جمع علٰی عھد ابی بکر فی الورق فکان ابوبکر اول من جمع القرآن فی الصحف''(24)

حضرت ابو بکر صدیق کے زمانہ میں قرآن ورق میں جمع کیا گیا۔ پس ابو بکر صدیق پہلے شخص ہیں جنہوں نے قرآن کو مصحف میں جمع کیا ہے۔

عہد صدیقی میں تدوین قرآن کے فوائد و نتائج:

1۔ قرآن مکمل طور پر ایک کتابی شکل میں آگیا۔ جبکہ عہد نبوی میں قرآن مختلف اشیاء میں جمع تھا۔

2۔ تمام صحابہ کرام یا ان میں قراء اور حفاظ کے شہید یا مر جانے کے سبب قرآن مجید کے ضائع ہونے کا خطرہ ختم ہو گیا۔

3۔ تدوین قرآن پر تمام صحابہ کرام کا اجماع ہو گیا۔ اس اجماع کے سبب قرآن مجید لوگوں کے سامنے ایک کامل اور محفوظ ترین کتاب کے طور پر سامنے آیا۔

4۔ قرآن بطور وثیقہ کے محفوظ ہو گیا۔ جب بھی کوئی ضرورت پیش آئے تو یہ وثیقہ مددگار ثابت ہوگا۔ جیسا کہ عہد عثمانی میں ثابت ہوا۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ (25) کے زمانہ میں قرآن کی تدوین:

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں اسلام عرب سے نکل کر عجم میں داخل ہو گیا۔ نئے لوگ جب اسلام لائے۔ چونکہ وہ عربی سے ناواقف تھے۔ لہٰذا عجمیوں کے آنے کی وجہ سے قرآن کی قرأت میں اختلاف پیدا ہو گیا۔ تو ان حالات میں حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ :

"یا امیر المؤمنین ادرک ھذہ الامۃ قبل ان یختلفوا فی الکتاب اختلاف الیھود والنصاریٰ فارسل عثمان الٰی حفصۃ ان ارسلی بالصحف نسخھا فی المصاحف ثم نردھا الیک فارسلت بھا حفصۃ الٰی عثمان فامر زید بن ثابت و عبداللہ بن الزبیر وسعید بن العاص وعبدالرحمٰن بن الحارث فنسخوھا فی المصاحف"(26)

"اے امیر المؤمنین! اس امت کی خبر لو اس بات سے پہلے کہ یہ بھی یہود اور نصاریٰ کی طرح کتاب اللہ میں اختلاف کرنا شروع کر دیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہ (27) سے قرآن کا وہ نسخہ منگوایا جو عہد صدیقی میں جمع ہوا تھا۔ پھر زید بن ثابت رضی اللہ عنہ، (28) عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ، (29) سعید بن العاص رضی اللہ عنہ (30) اور عبدالرحمٰن بن الحارث رضی اللہ عنہ (31) کو حکم دیا کہ مصحف کی کاپیاں تیار کرو۔"

حافظ ابن حجرؒ کی تحقیق کے مطابق تدوین قرآن کا واقعہ 24ھ کے آخر یا 25ھ کے اوائل میں آرمینیہ (32) کی فتح کے بعد پیش آیا۔ (33)

عہد عثمان میں تدوین قرآن کا طریقہ کار:

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہ بنت عمر رضی اللہ عنہ سے قرآن کا وہ نسخہ منگوایا جو عہد صدیقی میں جمع کیا گیا تھا۔ پھر اس مصحف کو بنائی گئی کمیٹی کے سپرد کیا گیا۔ چونکہ قرأت میں اختلاف کی وجہ سے قرآن کی تدوین کی ضرورت پیش آئی تھی۔ تو اسی مقصد کے پیش نظر کمیٹی کا صرف یہی کام تھا کہ قرآن مجید کو لغت قریش کے مطابق نقل کیا جائے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر تم تین قریشی یعنی عبدالرحمٰن، سعید بن عاص اور عبدالرحمٰن بن زبیر کا اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا کسی لفظ پر اختلاف ہو جائے تو پھر تم قرآن قریش کی بولی کے مطابق لکھو کیونکہ قرآن قریش کی بولی میں نازل ہوا ہے۔ (34)

عہد عثمان میں جمع قرآن کی خصوصیات:

مزید برآں اس کمیٹی کا یہ بھی کام تھا کہ وہ تحقیق کے بعد آیت کو مصحف میں لکھے گی کہ واقعی یہ متلو اور غیر منسوخ آیت ہے۔ اس کمیٹی نے جو

قرآن مجید کی لغت قریش کے مطابق نقول تیار کی تھیں ان کی درج ذیل خصوصیات تھیں:

1۔ مصحف میں الفاظ و حروف کی شکلیں تھیں نقطے نہیں تھے۔

2۔ کلمات کو اس طرح لکھا گیا کہ انہیں صرف ایک ہی وجہ پر پڑھا جا سکتا تھا جیسے ''اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ''(35)

3۔ وہ کلمات بھی تھے جو مختلف وجوہ کے ساتھ پڑھے جا سکتے تھے۔ لیکن ان کی کتابت ایک طریقہ کے مطابق تھی۔ جیسے یکذبون کو تخفیف اور شد کے ساتھ پڑھا جا سکتا ہے لیکن شکل ایک ہی تھی۔

4۔ وہ کلمات بھی تھے۔ جن میں مختلف قرأت کا تقدیراً احتمال تھا۔ جیسے ملک میم پر فتحہ اور الف مد دونوں کا احتمال ہے۔

جب قرآن مجید کی مختلف نقول تیار ہو گئیں تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے ایک ایک مصحف ہر علاقہ میں بھیجا اور ساتھ قرآن پڑھانے و سکھانے کے لیے قاری بھی بھیجا اور حکم دیا کہ جو اس کے علاوہ ہے اس کو جلا دیا جائے۔(36) مزید برآں صحف عثمانی میں ترتیب کے لحاظ سے درج ذیل خصوصیات تھیں:

1۔ قرآن میں صرف ان آیات کو ذکر کیا گیا جو تواتر کے ساتھ ثابت تھیں۔

2۔ جن آیات کی تلاوت منسوخ تھی ان کو چھوڑ دیا گیا۔

3۔ سورتوں کی ترتیب کے مطابق قرآن کو جمع کیا گیا برخلاف صحف ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کہ اس میں آیات کی ترتیب تو تھی لیکن سورتوں کی موجودہ ترتیب نہیں تھی۔(37)

الغرض قرآن مجید ایک کتاب کی شکل میں جمع ہو گیا۔ اور عہد عثمانی کے قرآن مجید کی نقول آج بھی میسر ہیں۔ اگر موجودہ قرآن مجید کے نسخہ جات کے ساتھ موازنہ کیا جائے تو ایک حرف کی بھی تبدیلی نظر نہیں آتی ہے۔

نتائج تحقیق:

1۔ قرآن مجید الہامی کتب میں سے محفوظ ترین کتاب ہے۔ یہ الزام غلط ہے کہ قرآن مجید نبی پاک کے زمانہ میں نہیں لکھا گیا ہے۔ قرآن مجید نبی پاک کے زمانہ میں تحریری طور پر محفوظ تھا مگر فرق یہ ہے قرآن ایک کتابی شکل میں نہیں تھا۔

2۔ عہد صدیقی میں قرآن مجید کو مصحف کی شکل میں جمع کیا گیا اور عہد عثمان میں صرف قرآن کو لغت قریش کے مطابق لکھا گیا۔ اور عہد عثمانی میں وہی قرآن کا نسخہ منگوایا گیا جو حضرت ابو بکر کے زمانہ میں تحریر کیا گیا تھا۔

3۔ تدوین قرآن پر تمام صحابہ کرام کا اجماع ہو گیا۔ اس اجماع کے سبب قرآن مجید لوگوں کے سامنے ایک کامل اور محفوظ ترین کتاب کے طور پر سامنے آیا۔

سفارشات:

1۔ عصر حاضر کے منکرین قرآن کے اعتراضات کو دور کرنے کے لئے محققین کو میدان میں آنے کی سفارش کی جاتی ہے۔ تاکہ ان کے تدوین قرآن پر اعتراضات کا جواب دیا جا سکے۔

2۔ سرکاری جامعات میں قرآن چیئر قائم کرنے کی سفارش کی جاتی ہے۔

حوالہ جات

1۔ترمذی، محمد بن عیسیٰ، الجامع الترمذی، مکتبہ اسلامیہ استنبول، رقم الحدیث: 3086 ،ج3، ص: 372

2 ۔زرکشی، البرھان فی علوم القرآن بیروت، دار المعرفہ، ج1، ص: 262

3 ۔ابوداؤد، سنن ابی داؤد، مکتبہ اسلامیہ استنبول، رقم الحدیث: 786، ج1، ص: 206

4 ۔ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا پورا نام عبداللہ بن عثمان (ابی قحافہ) بن عامر بن کعب التیمی القرشی ہے۔ رسول خدا آپ کے داماد ہیں، پہلے خلیفہ ہیں مکہ میں رسول پاک کی پیدائش کے بعد دو سال اور کئی ماہ بعد پیدا ہوئے۔ مردوں میں سے پہلے اسلام لانے والے شخص ہیں۔ اہل سنت کا اجماع ہے کہ رسول پاک ﷺ کے بعد سب سے افضل ہیں۔ آپ کا دور خلافت 11 ہجری سے 13 ہجری تک مشتمل ہے۔ عہد صدیقی میں مسیلمہ کذاب، مرتدین اور زکوۃ کے منکرین کے خلاف کئی جنگیں لڑی گئیں ہیں۔ مدینہ منورہ میں جمادی الثانی 13 ہجری کو آپ کا انتقال ہوا ہے۔(1) بحوالہ ابن سعد، محمد عبدالقادر، طبقات ابن سعد، دار الکتب بیروت، 1410ھ، ج3، ص: 125، (2) ابن العماد الحنبلی، شذرات الذھب، دار الفکر بیروت، 1399ء، ج1، ص: 24

5 ۔یمامہ نجد کے قریبی علاقوں میں سے ہے اور یمامہ (یاء کے فتحہ کے ساتھ) کا لغوی معنیٰ جو اقصاء ہے لیکن یہ قدیم زمانہ میں اس خطہ کو یمامہ بنت سھم بن طسم کی وجہ سے نام دیا گیا ہے۔(بحوالہ: الحموی، یاقوت، معجم البلدان، دار احیاء التراث بیروت، 1399ھ، ج5، ص: 442) جنگ یمامہ 12 ہجری کو لڑی گئی ہے جس میں مسیلمہ کذاب اور اس کے ساتھیوں کو خالد بن ولید کی سربراہی میں قتل کیا گیا اور اس جنگ میں سات سو سے زائد کبار صحابہ نے شرکت کی ہے۔(بحوالہ ابن الاثیر، ابوالحسن، الکامل لابن اثیر، دار الکتاب العربی بیروت، 1405ھ، ج2، ص: 243)

6 ۔سیوطی، جلال الدین، تاریخ الخلفاء، دار الحکمۃ دمشق، ص: 76

7 ۔بخاری، محمد بن اسماعیل، متوفی، صحیح البخاری، رقم الحدیث: 4311، ترمذی: 3028

8 ۔اور یہ سند منقطع ہے کیونکہ حضرت عروہ کی حضرت ابو بکر سے ملاقات نہیں ہوئی ہے۔ابن ابی داؤد، کتاب المصاحف، وزارۃ الاوقاف قطر، 1415ھ، ج1، ص: 168,169

9۔(1) ذھبی، تذکرۃ الحفاظ، دار احیاء التراث العربی بیروت، ج1، ص: 29 (2) ابن حجر، عسقلانی، تھذیب التھذیب، مکتبہ رحمانیہ لاہور، ج3، ص: 339 (3) ابن سعد، طبقات ابن سعد، ج2، ص: 273

10 ۔ابن ابی داؤد، کتاب المصاحف، ج1، ص: 181,182

11 ۔ابن ابی داؤد، کتاب المصاحف، ج1، ص: 181,182

12 ۔السخاوی، علی بن محمد بن عبدالصمد متوفی 559ھ، جمال القراء، مکۃ المکرمہ، مکتبۃ التراث 1408ھ/1987ء، ج1، ص: 86،

13 ۔التوبہ: 128

14 ۔زرکشی، بدرالدین، البرھان فی علوم القرآن، ج1، ص: 234,235،

15 ۔فیروز آبادی، القاموس المحیط، مطبع مؤسسۃ الرسالہ بیروت، 1407ھ، ص: 147

16 ۔فیروز آبادی، القاموس المحیط، مطبع مؤسسۃ الرسالہ بیروت، 1407ھ، ص: 1102

17 ۔الجزائری، طاھر، التبیان، ھامش، مکتب المطبوعات الاسلامیہ حلب، 1412ھ، ص: 101

18 ۔الفیومی، احمد، محمد، المصباح المنیر، مکتبہ لبنان، 1987ء، ص: 138

19 ۔الفیومی، احمد، محمد، القاموس، ص: 933

20 ۔الفیومی، احمد، محمد، القاموس، ص: 157

21 ۔الفیومی، احمد، محمد، المصباح المنیر، ص:4

22 ۔الفیومی، احمد، محمد، القاموس، ص:1485

23 ۔الفیومی، احمد، محمد، القاموس، ص:556

24 ۔سیوطی، جلال الدین، الاتقان فی علوم القرآن، ج1، ص:186

25 ۔تعارف: نام عثمان بن عفان بن ابی العاص، مکہ میں 47 قبل ہجری پیدائش ہے۔ اعلان نبوت کے چند دن بعد ایمان لے آئے۔ رسول پاک ﷺ کی دو صاحبزادیاں ان کے عقد میں رہی ہیں۔ دور خلافت 24ھ سے شروع ہوتا ہے اور 35ھ تک اختتام ہوتا ہے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں بہت سی فتوحات ہوئی ہیں لیکن سب سے بڑا نقصان حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت ہے جس کے سبب مسلمانوں میں اختلاف پیدا ہو گیا۔ بحوالہ: ابن عساکر، ابو القاسم علی بن الحسن متوفی 571ھ، تاریخ دمشق دار الفکر بیروت، 1995ء، ج4، ص:39،

26 ۔بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح البخاری، رقم الحدیث:4604

27 ۔حضرت حفصہ رضی اللہ عنہ کا تعارف: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بیٹی اور نبی پاک ﷺ کی بیوی ہیں۔ بعثت سے 5 سال قبل پیدا ہوئی ہیں۔ 45ھ کو مدینہ میں وفات پائی ہے۔ بحوالہ: ذھبی، شمس الدین محمد بن احمد متوفی 748ھ، سیر اعلام النبلاء، مؤسسۃ الرسالہ بیروت، 1405ھ/1985ء، ج2، ص:229

28 ۔زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا تعارف ما قبل گزر چکا ہے۔

29 ۔نام عبد اللہ بن زبیر بن العوام، ماں کا نام اسماء بنت ابی بکر صدیق ہے۔ مدینہ میں ہجرت کے بعد ولادت ہے۔ یزید کی وفات کے بعد 64ھ کو آپ کی بیعت کی گئی ہے۔ 73ھ کو مکہ میں وفات ہے۔ بحوالہ: ابن سعد، محمد بن سعد متوفی 23ھ، الطبقات، مکتبہ الصدیق الطائف، 1414ھ/1993ء، ج2، ص:30

30 ۔سعید بن العاص الاموی، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں کوفہ کے گورنر رہے ہیں۔ طبرستان کو فتح کروانے والے ہیں۔ ولادت غزوہ بدر سے پہلے ہے۔ 59ھ میں وفات ہے۔ الزرکلی، الاعلام، دار العلم بیروت، 1984ء، ج3، ص:96,97

31 ۔عبد الرحمٰن بن حارث بن ہشام مخزومی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی والدہ سے ان کے والد کی وفات کے بعد شادی کی۔ عبد الرحمٰن نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی گود میں پرورش پائی۔ مدینہ المنورہ میں 43ھ کو وفات ہوئی ہے۔ الزرکلی، الاعلام، ج3، ص:303

32 ۔ارمینیہ، ھمزہ کے کسرہ کے ساتھ، ارمینیہ کی وجہ تسمیہ یہ ہے۔ ارمینا بن لنطا بن اوامر بن یافث بن نوح نے اس شہر کو آباد کا۔ اس کی سرحدیں روم سے ملتی ہیں۔ بحوالہ: الحموی، شہاب الدین ابو عبد اللہ یاقوت بن عبد اللہ متوفی 226ھ، معجم البلدان، دار صادر بیروت، 1995ء، ج1، ص:160

33 ۔ابن حجر، الاصابہ فی تمیز الصحابہ، مطبع دار صادر بیروت، 1328ھ، رقم:6195

34 ۔بخاری، الصحیح البخاری، رقم الحدیث:302

35 ۔الفاتحہ:4

36 ۔الزرقانی، محمد عبد العظیم متوفی 1367ھ، مناھل العرفان فی علوم القرآن، مطبع عیسی البابی حلب، ج1، ص:3

37 ۔سیوطی، الاتقان فی علوم القرآن، ج1، ص:189

References

1. Tarmize Muhammad bin easa al jama al tarmize mutabah islamiya Istanbul, rakam al hades: 3086, V.3, P.372.
2. Zarkashi al barhan fi alom al Quran bairut, dar al maharfa, V.1, P.262.
3. Abu dauad sanan abi dauad muktab islamiya Istanbul, rakam al hades: 786, V.1, P.206.
4. Abu bakar sadeeq razillah anha ka pura name Abdullah bin Usman (abi qhafah) bin Umar bin kaiba al temiya al qurash hai, (1) Bhawal abny syed Muhammad Abdulkadir, tabkat abny Syed dar al kutob bairut, 1410, V.3, P.125, (2) Abny al amad al hanbali shazrat al zahab dar al fikar bairut, 1399, V.1, P.24.
5. Yamam najad kay kareebi alaika ma say hai or yamam (yah kay fatha kay sath) ka laghve maina jo akzai hai,(Bhawal abny al sair abu al hassan al kamil la bin aseer dar al kitab al Arabi bairut, 1405,

V.2, P.243.

6. Sayuti jalal al den tareeq al khalfa dar al hikmat mashiq, p.76.
7. Bukhari Muhammad bin Ismail matufi sahih al Bukhari rakam al hades: 4311, tarmize: 3028.
8. Or ya sind munakitha hai kyun ka hazrat Urwah ki Hazrat abu bakar say mulaqat nhi hoi hai abny abi daud kitab al masahif wazarat al aokaf qater 1415, V.1, P.168-169.
9. Zahbi tazkira tul haifaz dar ahaya al taras al Arabi bairut V.1, p29 (2) Abny hijar askalani tahzeeb al tahzeeb muqtabha rahmaniya lahor, V.3, P.339, (3) Abny Syed tabkat abny Syed, V.2, P.273,
10. Abny abi daud kitab al masahif, V.1, P.181-182,
11. Abny abi daud kitab al masahif, V.1, P.181-182,
12. Al sakhvi ali bin Muhammad bin Abdul Samad matufi 559, jamal al karah mughta al muqram muqtabat-u-tasrat 1408, \1987, V.1, P.86.
13. Al tuba: 128.
14. Zarkashi badar al den al barhan fi alum al Quran, V.1, P.234-235.
15. Fairooz Abadi al kamoos al maheet matbha mausasat al Resale bairut, 1407, 147.
16. Fairooz Abadi al kamoos al maheet matbha mausasat al Resale bairut, 1407, 1102.
17. Al jazaire Tahir al tabyan Hamish mutabauat al Islamiyah halab, 1412, P.101.
18. Al fayumi Ahmad, Muhammad, al masbha al Muneer muqtabah al banan, 1987, P.138.
19. Al fayumi, Ahmad, Muhammad, al kamuos, P.933.
20. Al fayumi, Ahmad, Muhammad, al kamuos, P.157.
21. Al fayumi, Ahmad, Muhammad, al masabha al Muneer, P.4.
22. Al fayumi, Ahmad, Muhammad, al kamuos, P.1485.
23. Al fayumi, Ahmad, Muhammad, al kamuos, P.556.
24. Sayuti, jalal al den al atkan fi alum al Quran, V.1, P.186.
25. Taroof: name Usman bin Afan bin abi al ais maqah ma 47 qabal Hijri padaish hai, alan nabuwat kay chand din bad Eman la ai, Rasul Pak salaho alai walai wasalam ki do Sahibzadiyan un kay uqad ma rahi hain…: bahwalah abny asakar abu Qassim Ali al Hassan matofi 571 tareeq damashiq dar al fikar bairut, 1995, V.4, P.39.
26. Bukhari Muhammad bin Ismail sahih al Bukhari rakam al hades: 4604.
27. Hazrat Hafsa Razi Allah Ana ka taroof: Hazrat Umar Razi Allah Ana ki bati or nabi pak salalho alai walai wasalam ki bevi hain, bashat say 5sall qabal pada howa hain, 45 hijri ko madina ma wafat pai hai, bahowalah: zahbi shams al den Muhammad bin Ahmad matofi 748, saer ahalam al nabla muosasat al Ressala bairut, 1405\1985, V.2, P.229.
28. Zaid bin sabit Razi Allah Ana ka taroof qabal guzar chuka hai.
29. Name Abdullah bin Zubair bin Alum ma ka name Asma bent abi bakar Sedeeq hai, Medina ma Hijrat kay bad wiladad hai, yazeed ki wafat kay bad 64 ko ap ki baiyat ki gai hai, 73 ko Maka ma wafat hai, bahowalah: abny Said Muhammad bin Said matofi 23 al tabqat muqtabha al sedeeq al taif 1414\1993, V.2, P.30.
30. Syed bin al ais al amuvi Hazrat Usman Ghani Razi Allah Ana kay zamany ma kofa kay governor rahy hain, tabirstan ko fatha karwana waly hain, weladad ghaswai badar sa phaly hai, 59 ma wafat hai, alarz gali al alam dar al elam bairut 1984, V.3, P.96-97.
31. Abdulrahman bin Haris bin Hasham Maghzomi Hazrat Umar Razi Allah Ana nay unki walidha say unka walid ki wafat kay bad shadi ki, Abdulrahman na Hazrat Umar Razi Allah Ana ki guod ma parwarish pai, madina al munawerah ma 43 ko wafat hoi hai, al zar gali al ailam, V.3, P.303.
32. Armeniya Hamza kay kasrah kay sath armeniya ki waja tasmiya ya hai, armina bin linta bin au Umar bin yafes bin nuh nay as shahar ko Abad ka, us ki sar hadain room say milti hain, bhawala: al hamvi Shahab al den Abu Abdullah ya Quat bin Abdullah matofi 226 muhjam al baldan dar sader bairut, 1995, V.1, P.160.
33. Abny Hajar al assaba fi tameez al sahaba mutbha dar sader bairut 1328 rakam:6195.
34. Bukhari al sahih al Bukhari, rakam al hades: 302.
35. Al fatiha: 4.
36. Al zarkani Muhammad Abdul Azeem matufi 1367 munahal al Irfan fi alum al Quran mutbha esi al babi halib, V.1, P.3.
37. Sayuti al atkan fi alum al Quran, V.1, P.189.